یکم فروری 2013ء

پاکستان میں شمولیتی اور مستحکم مالی شعبہ تشکیل دیا جائے: ڈپٹی گورنر اسٹیٹ بینک

اسٹیٹ بینک آف پاکستان کے ڈپٹی گورنر قاضی عبدالمقتدر نے صارفین کی انجمنوں، تجارتی تنظیموں، بینکاری محتسب، مالی و قانونی حکام، بینکوں اور مسابقتی کمیشن پر زور دیا ہے کہ وہ مل جل کر مالی صارف سے متعلق بے ضابطگیوں کے خاتمے کے لیے کام کریں تا کہ پاکستان میں ایک شمولیتی (inclusive) اور مستحکم مالی سیکٹر تشکیل دیا جا سکے۔

کراچی کے ایک مقامی ہوٹل میں 'مالی خدمات اور صارفین' پر چوتھی کانفرنس سے اپنے کلیدی خطاب 'مالی شمولیت، صارف کی آگہی اور تحفظ' میں انہوں نے افسوس کا اظہار کیا کہ پاکستان میں مالی سیکٹر کی رسائی محدود ہے کیونکہ آبادی کی اکثریت یا تو محروم ہے یا غیر رسمی خدمات سے مستفید ہو رہی ہے۔ انہوں نے مزید کہا کہ اس محدود رسائی کی عکاسی بینک اکاؤنٹس کی مجموعی تعداد سے ہوتی ہے جو 32 ملین کے لگ بھگ ہے اور قرض لینے والوں کی مجموعی تعداد صرف 5.7 ملین ہے۔ انہوں نے کہا کہ مالی عدم شمولیت (financial exclusion) کی اس بلند سطح کی وجہ دو عوامل ہیں، (i) مالی خدمات فراہم کرنے والوں کی جانب سے موزوں پراڈکٹس کا فقدان، اور (ii) مالی خدمات اور پراڈکٹس کی دستیابی سے عوام میں آگہی کا فقدان۔

قاضی عبدالمقتدر نے کہا کہ اسٹیٹ بینک کو ملک میں مالی عدم شمولیت کا احساس ہے اور وہ اس حوالے سے پائیدار بنیادوں پر چیلنجوں سے نمٹنے کے لیے پرعزم ہے۔ انہوں نے اسٹیٹ بینک کی کثیر جہتی مالی شمولیتی حکمت عملی کا خاکہ اس طرح بیان کیا:

☆ بیسک بینکنگ اکاؤنٹ (BBA) متعارف کرایا جانا جس کے تحت پاکستان میں کام کرنے والے کمرشل بینکوں کے لیے لازمی ہے کہ ملک کے کم آمدنی والے افراد کو بنیادی بینکاری سہولتیں فراہم کریں۔ بی بی اے کم سے کم 1000 روپے کے ڈپازٹ سے کھولا جا سکتا ہے، اس پر کوئی فیس نہیں، کم سے کم بیلنس کی کوئی حد نہیں اور اس میں مکمل اے ٹی ایم سہولت فراہم کی جاتی ہے۔

☆ سالانہ برانچ لائسنسنگ پالیسی متعارف کرانا جس کے تحت 100 یا اس سے زائد برانچیں رکھنے والے کمرشل بینکوں کے لیے ضروری قرار دیا گیا ہے کہ وہ اپنی کم از کم 20 فیصد برانچیں بڑے شہروں سے باہر کھولیں اور ان تحصیل ہیڈکوارٹرز میں اپنی برانچیں کھولیں جہاں کسی بینک کی کوئی برانچ موجود نہیں۔

☆ پاکستان میں کمرشل مائیکروفنانس اور برانچ لیس بینکنگ کے لیے عالمی معیار کا حامل ریگولیٹری فریم ورک

☆ ایک قومی مائیکروفنانس حکمت عملی

انہوں نے کہا کہ اسٹیٹ بینک نے برطانیہ کے ڈپارٹمنٹ فار انٹرنیشنل ڈیولپمنٹ (ڈی ایف آئی ڈی) اور دیگر ڈونرز کے تعاون سے ملک میں فنانس تک رسائی کو بڑھانے کے لیے پروگرام شروع کیے۔ ڈی ایف آئی ڈی کے فنڈز سے چلنے والے فنانشل انکلوژن پروگرام (ایف آئی پی) کا مقصد مختلف قسم کے اقدامات کے ذریعے ملک میں مالی عدم شمولیت کے مسئلے سے نمٹنا ہے۔

قاضی عبدالمقتدر نے نشاندہی کی کہ ایف آئی پی کے اقدامات میں توجہ مارکیٹ کی ناکامی اور صنعت کو درپیش رکاوٹوں پر مرکوز کی گئی ہے جبکہ کلائنٹس سے بہتر سلوک اور صارف کے تحفظ کے مسائل سے بھی نمٹا گیا ہے۔

انہوں نے کہا کہ ایف آئی پی مائیکروفنانس کلائنٹس کے لیے قومی سطح پر ایک الگ کریڈٹ انفارمیشن بیورو کے قیام میں تعاون کر رہا ہے جبکہ اسی پروگرام کے تحت پاکستان میں قیمتوں کے تعین کا شفاف طریقہ متعارف کرانے کے لیے پاکستان مائیکروفنانس نیٹ ورک (پی ایم این) کی کوششوں کی اعانت بھی کر رہا ہے۔ اسٹیٹ بینک کے ڈپٹی گورنر نے کہا کہ اس اقدام سے ملکی تاریخ میں پہلی مرتبہ مائیکروفنانس مارکیٹ کے لیے نرخ دستیاب ہو سکیں گے۔

اسٹیٹ بینک کے ڈپٹی گورنر نے کہا کہ ایف آئی پی، صنعت کی جانب سے اسمارٹ (SMART) مہم کے تحت صارفی تحفظ کی کوششوں کی حمایت بھی کر رہا ہے، جس کے تحت مائیکروفنانس کے شعبے میں صارف کے تحفظ کے طریقہ کار میں بہتری لائی جائے گی۔

جنوری 2012ء میں شروع کیے گئے پہلے نیشن وائڈ فنانشل لٹریسی پروگرام (NFLP) کا مقصد بنیادی مالی تصورات جیسے بجٹ سازی، بچت، سرمایہ کاری، قرض کی مینجمنٹ، مالی پراڈکٹس، برانچ لیس بینکاری اور صارف کے حقوق و فرائض وغیرہ کے بارے میں آگہی پیدا کرنا ہے۔ ان کا کہنا تھا کہ اس پروگرام کا آزمائشی مرحلہ کامیابی سے مکمل ہوگیا ہے جس میں مختلف صوبوں، علاقوں اور اضلاع کے لگ بھگ 50,000 افراد کو فائدہ ہوا، اس میں کم آمدنی والے طبقات پر زور دیا گیا اور اب یہ جانچ کی جارہی ہے کہ یہ کس قدر مؤثر رہا۔ انہوں نے کہا کہ تھرڈ پارٹی کی آزادانہ جانچ کے بعد اگلے مرحلے میں اس پروگرام کا دائرہ کار وسیع کر کے اسے قومی سطح پر شروع کیا جائے گا۔

جناب عبدالمقتدر نے کہا کہ قومی سطح پر مالی صارف کے تحفظ کا قانونی فریم ورک نہ ہونے کی وجہ سے اسٹیٹ بینک ملک میں بی سی او، 1962ء کے تحت اپنے اختیارات کی بنیاد پر ریگولیٹری اقدامات کے ذریعے شعبے میں مالی صارف کے تحفظ کو فروغ دے رہا ہے۔ ان اقدامات میں مندرجہ ذیل شامل ہیں: صارف کی فنانسنگ کے بارے میں پراڈنشل ریگولیشنز کا اجرا، ڈپازٹس پر کم سے کم شرح منافع مقرر کرنا، چیک کے ذریعے ادائیگی کے لیے اندرونی کنٹرولز کی گائیڈ لائنز کا اجرا، سیل آف تھرڈ پارٹی پراڈکٹس پر گائیڈ لائنز کا اجرا، پاکستان میں کریڈٹ کارڈ بزنس پر آپریشنل گائیڈ لائنز کا اجرا، اے ٹی ایمز پر آپریشنل گائیڈ لائنز کا اجرا، یوٹیلٹی بلز جمع کرنے پر گائیڈ لائنز کا اجرا، سینئر سٹیزن کو ترجیح سے متعلق گائیڈ لائنز کا اجرا اور بینکوں کے ذریعے پنشن کی تقسیم۔

ڈپٹی گورنر اسٹیٹ بینک نے کہا کہ میں سمجھتا ہوں مالی صارف کا بہترین تحفظ اسی وقت ہوسکتا ہے کہ مالی خدمات فراہم کرنے والے زیادہ ذمہ دارانہ کاروباری طور طریقے تشکیل دیں اور اپنائیں، جن میں ان کے پوری پراڈکٹ کی ویلیو چین (value chain) شامل ہو۔

☆☆☆